AL-AẔVĀ الاضواء
ISSN 2415-0444; E- ISSN 1995-7904
Volume 33, Issue,49, 2018
Published by Sheikh Zayed Islamic Centre,
University of the Punjab, Lahore, 54590 Pakistan.

تونس کے عائلی قوانین ـــــــ ایک تجزیاتی مطالعہ

Muslim Family Laws in Tunīsia (An Analytical Study)

شبیر احمد*
حافظ عبد الباسط خان**

Abstract:

Tunisia is rightly considered one of the most progressive Arab countries. After marching out from colonial period, a personal law was implemented on 3rd. August 1956. Since the promulgation of this law, Tunisia expedites its journey to modernism. The article 18 of this law prohibits polygamy and offenders may be subject to a prison sentence of one year and a fine of two hundred and forty thousand franc. Under the code 30 and 31 of this law, oral pronouncement of Talaq is prohibited. Only court can grant a divorce on the basis of: (a) mutual consent of both parties(b) the request of one party without specific grounds(c) abuse or injury. Moreover, in 2017, the Muslim woman was allowed to marry a non-Muslim. Recently, on 10 March 2018 Hundreds of women took to the streets in the Tunisian capital to demand equal inheritance rights as men. In this progressive country, these and many other laws keep a clear contradiction to Quran and Sunnah.

Key words: Muslim Family Laws, Tunīsia, Women empowerment movements.

عائلی قوانین کسی مذہب ، ثقافت یا ملک کے بارے اس کے ماننے یا اس میں رہنے والوں کے مجموعی مزاج زن وشو کے تعلقات کی نوعیت اور خاندانی نظام کے مظہر ہوتے ہیں۔ دین مبین ، دین اسلام سے جہاں زندگی کا ہر شعبہ واضح احکام خداوندی کے دائرہ میں آتا ہے ، پھر یہ دین ، دین فطرت بھی ہے جہاں ہر حکم فطرت سلیمہ کے عین مطابق ہے۔ اسلام کے عائلی تعلیمات یا تو براہ راست قرآن وسنت میں مذکور ہیں یا علم و خشیت کے حامل علماء کے حاصلاتِ اجتہاد ہیں۔ جب تک مسلمان استخلاف فی الارض کے رتبہ پر فائز رہے ، ہر ہر علاقہ میں کسی ایک معین مسلک فقہ کی عملداری قضاء اور افتاء میں جھلکتی رہی ۔ لیکن جونہی وھن و نفاق کی دیمک نے اس امت کو کھوکھلا کرنا شروع کیا،

*ریسرچ اسکالر ،شیخ زاید اسلامک سنٹر،پنجاب یونیورسٹی لاہور، پاکستان
** اسسٹنٹ پروفیسر ،شیخ زاید اسلامک سنٹر،پنجاب یونیورسٹی لاہور، پاکستان

تمدن و معاشرت ، تجارت و معیشت کے رجحانات و معیارات سب مغضوب و ضال اقوام طے کرنے لگیں ، ایسے میں معین مسلک کی انتظامی پابندی کو ملکی سطح پر تقنین کے باب میں قائم رکھنا مشکل ہوا اور مدون قوانین میں پورے اسلامی ذخیرے سے انتخاب و اختیار کا طریقہ گویا ایک تحریک کی شکل اختیار کر گیا۔ اب تمام مسلم ممالک جہاں مدون عائلی قوانین نافذ ہیں ، ان کو دو پہلوؤں سے زیر تحقیق لانے کی ضرورت ہے ۔ ایک اس پہلو سے کہ دور استعمار سے آزادی پر کہیں ان کے قوانین پر اس خاص دور کا اثر تو نہیں پڑا اور کہیں مغرب کے وہ قوانین جو خالص بشری کا وش ہیں اور ایک خاص فکر کے غماز ہیں، ایسی ہدایت سے کشید کیے گئے احکام پر غالب تو نہیں آگئے ۔ دوسرا یہ کہ مختلف فقہی مسالک کی یکجائی کسی حد تک مطلوبہ مقاصد کے حصول میں کامیاب ہوئی ہے۔ اس تناظر میں سطور ذیل میں جدت کے راستے پر گامزن ایک مسلم ملک کے عائلی قوانین کا تعارف پیش کیا جارہا ہے۔

اسلام میں عبادات کے بعد سب سے اہم شعبہ عائلی قوانین کا ہے۔مسلمانوں کے عائلی قوانین (Personal Law) ان کے دین کا ایک جزو ہے اور یہ مسلمانوں کی شناخت کی ایک واضح علامت ہے۔ مسلمانوں کے عائلی قوانین قرآن و سنت اور فقہ سے ماخوذ ہیں ۔ نکاح ، طلاق ، مہر، میراث کے بارے میں اسلام نے تفصیلی احکام دئیے ہیں ۔ ڈاکٹر گستاؤلی بان [1] اپنی کتاب "تمدن عرب" میں لکھتے ہیں۔

" منکوحہ عورتوں کے قانونی حقوق جو از روئے احکام قرآنی اور کتب فقہ مقرر ہوئے ہیں یورپ کی عورتوں کے حقوق سے بمدارج زیادہ ہیں۔ مسلمان عورت کو نہ صرف فقط مہر ملتا ہے بلکہ اسے اپنی ذاتی املاک پر پورا قبضہ حاصل ہے اور اسے کبھی اخراجات شادی میں حصہ دنیا نہیں پڑتا۔ جس وقت اسے طلاق دی جائے تو نان ونفقہ ملتا ہے اور جب بیوہ ہو جائے تو ایک سال تک شوہر کے مال میں سے نفقہ اور ارث میں ایک مخصوص حصہ دیا جاتا ہے۔ "[2]

سلطنت عثمانیہ نے 1917ء میں عائلی قانون حقوق العائلۃ العثمانی[3] کے نام سے نافذ کیا ۔ یہ اسلامی دنیا میں پہلا مدون عائلی قانون تصور کیا جاتا ہے۔[4]حقوق العائلہ العثمانی کی تدوین سے پہلے مسلم ممالک میں قاضی حضرات نصوص شرعیہ اور فقہی کتابوں میں ذکر شدہ فقہی احکام کے مطابق فیصلے کرتے تھے۔ جب سلطنت عثمانیہ نے حقوق العائلہ العثمانی (عائلی قوانین) وضع کیے تو پھر مسلم دنیا میں اس پر عمل ہوتا رہا ۔بلکہ سلطنت عثمانیہ کے زوال کے بعد اکثر مسلم ممالک میں یہ قانون نافذ رہا۔ تونس بھی ان ممالک میں سے ایک ہے جہاں یہ قانون نافذ رہا۔ سلطنت عثمانیہ کے امراء چونکہ حنفی تھے اس لئے ان کے زیراثر اہل تونس بھی فقہ حنفی سے متاثر

ہوئے ۔[5] البتہ فقہ حنفی کو یہاں کے ممالک میں فقہ مالکی جیسی پذیرائی نہ ملی۔[6]

فرانس کے تسلط کے دوران تونس کے عائلی قوانین میں کوئی رد وبدل نہیں ہوئی۔ حکومت فرانس نے تونس کے سول لاء، کریمنل لاء اور کمرشل لاء میں تبدیلیاں کیں لیکن عائلی قوانین میں کوئی تغیر و تبدیلی نہیں کی۔[7] M. M. Charrad[8] لکھتی ہیں:

> The French colonized Tunisia from 1881 until 1956and left Islamic family law in place throughout the period for theTunisian population, in part because they could exert their rule without changing family law. Furthermore, they knew that a family lawreform could be politically explosive. Nationalist leaders also wantedto keep Islamic family law. They took it as a symbol of culturalidentity to be preserved at all cost in the fight against colonization.[9]

استعمار فرانس 1881ء سے لیکر 1956ء تک تونس کے عائلی قوانین میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ کیونکہ فرانسیسی استعمار عائلی قوانین میں تبدیلی لائے بغیر بھی اپنی حکومت چلا سکتی تھی۔ علاوہ ازیں وہ جانتے تھے کہ تونس کے عائلی قوانین میں تبدیلی کہیں سیاسی تبدیلی کے لئے دھماکہ خیز مواد ثابت نہ ہو۔ تونس کے قوم پرست رہنما بھی عائلی قوانین میں تبدیلی کے خلاف تھے۔ وہ عائلی قوانین کو ثقافتی نشان سمجھتے تھے اور اسے ہر قیمت پر بحال رکھنا چاہتے تھے، چاہے اس کی حفاظت لئے استعماری طاقت کے خلاف لڑنا بھی پڑے۔

فرانس کے زیر تسلط آتے ہی آزادی پسند لوگوں نے کوششیں شروع کیں۔ جامعہ الزیتونیہ ،مدرسہ الخلدونیہ [10] اور مدرسہ الصادقیہ [11] کے فضلاء اور طلباء نے اپنی تحریروں ،تقریروں اور جلسے جلوسوں سے عوام میں آزادی کے جذبات کو اجاگر کرنا شروع کیا۔[12] ان مدارس کے فضلاء نے ملك کی آزادی کے لئے مختلف تنظیمیں بنائی۔ الصادقیہ کے فضلاء نے 1905ء میں ایک تنظیم بنائی جس کانام جمعیۃ قدماء تلامذۃ المدرسۃ الصادقیۃ تھا۔ ان طلباء و فضلاء نے قید وبند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ الصادقیہ کے فضلاء نے پہلے الرائد التونسی اور پھر الحاضرۃ کے نام سے عربی زبان میں چھپنے والے ہفتہ وار اخبار جاری کیے۔[13] 1907ء میں ایک جماعت الشبا ب التونسی[14] نے فرانسیسی اور عربی دونوں زبانوں میں چھپنے والا ایک اخبار "التونسی" جاری کیا۔[15]

ان جامعات کے علاوہ تونس کی بیداری میں جمال الدین افغانی [16]، محمد عبدہ[17]، اور شکیب أرسلان [18] کے اثرات بھی کافی تھے۔ محمد عبدہ 1884ء میں دو مرتبہ تونس آئے تھے اور انہوں نے مدرسہ خلدونیہ کی تاسیس کے بارے میں بشیر صفر [19] کو مفید مشورے دیئے تھے۔ اس طرح شکیب أرسلان

تونس کے قوم پرستوں اور مشرق کے مسلمان رہنماؤں کے درمیان رابطہ کا کام دیتے تھے۔ [20]

فرانس سے آزادی حاصل کرنے کے بعد فوراً مملکت تونس[21] کے بادشاہ محمد الامین باشا باي [22] کی طرف سے وزیر عدل و انصاف احمد المستیری[23] نے 3 اگست 1956ء کو مجلۃ الاحوال الشخصیہ (عائلی قوانین کا مجلہ)پیش کیا۔ تاہم اس کی نشر و اشاعت 13 اگست 1956ء ہوئی اور یکم جنوری 1957ء سے تونس میں نافذ العمل ہوگیا۔[24]

تونس کا جدید عائلی قوانین کی طرف پیش قدمی کے منجملہ دیگر اسباب کے تین بڑے وجوہات یہ تھے:

1. تونس کے شرعی عدالتوں دو قاضی ہوتے تھے ایک حنفی اور دوسرا مالکی۔ وہ اسلامی شریعت کی روشنی میں اپنے اپنے مسلک کے مطابق لوگوں کے تنازعات و مقدمات کے فیصلے کرتے تھے۔ فقہی اختلاف کی بنا پر بعض مسائل میں دونوں قاضیوں کے فیصلے مختلف ہوتے تھے۔[25] جس کی وجہ سے لوگوں کو اپنے تنازع حل کرنے میں مشکلات درپیش تھیں۔ تونس کے عوام و خواص نے قوانین میں مثبت تبدیلی لانے کے لئے غور شروع کیا۔
2. جدیدیت کی تحریک انیسویں صدی عیسوی اور بیسویں صدی عیسوی کے اوائل میں مشرق وسطیٰ میں زوروں پر تھی۔ کئی ممالک نے جدیدیت سے متاثر ہو کر خواتین کے حقوق کے لئے اپنے قوانین میں مثبت تبدیلیاں کیں۔ اس دورانیے میں ملکی قانون ، جنسی مساوات ، حقوق نسواں اور حق شہریت جیسی موضوعات عوامی بحثوں اور میڈیا کے توجہ کا مرکز تھیں۔پروفیسر ایمل گرامی [26]لکھتی ہیں:

> Throughout the twentieth century, the status of women in Tunisiahas been caught up in political wars fought largely over other issues such ascolonialism, nationalism, modernity, and Islamic cultural identity. By taking thedecision to reform the family law, the state redefines rights and obligations for allcitizens. Behind the promulgation of a new family law there is a vision of a modernsociety.[27]

بیسویں صدی عیسوی کے دوران تونس میں حقوق نسواں سیاسی جنگ وجدال کی نظر ہوگئی۔ یہ لڑائیاں استعماریت، قومیت ، جدیدیت اور اسلامی ثقافت کی شناخت کے لئے لڑی گئیں۔ ریاست نے عائلی قوانین میں اصلاح کے ساتھ ساتھ تمام شہریوں کے حقوق کو از سر نو ترتیب دی۔ جدید عائلی قوانین کی تدوین اور تشہیر ایک جدید معاشرے کی عکاسی کا مظہر ہے۔

3 ۔ تونس میں حقوق نسواں کی تحاریک کی کوششیں بھی عدالتی نظام میں تبدیلی کے لئے محرک بنیں۔ حقوق نسواں کے لئے سنہ 1930ء میں جامعہ زیتونہ کے ایک فاضل طاہر حداد نے امرأتنا في الشريعة والمجتمع(ہماری عورت شریعت اور معاشرے میں)نامی کتاب لکھی ۔ انہوں نے لکھا ہے کہ اسلام تعدد ازواج کی اجازت نہیں دیتا ۔ تعدد ازواج تو زمانہ جاہلیت کے بری رسموں میں سے ایک رسم ہے جسے اسلام نے تدریجا روک لیا۔[28] طلاق کے بارے میں لکھتا ہے کہ یہ مرد اور عورت دونوں کا یکساں حق ہے۔[29] اسی طرح حجاب کے متعلق لکھتاہے کہ اسلام نے عورت کو پورے جسم ڈھانپنے کا حکم نہیں دیا ہے۔ [30]طاہر حداد نے عورتوں کی آزادی پر زور دیتے ہوئے کہا کہ تونس کی آزادی عورت کی آزادی کے بغیر ادھوری اور نامکمل ہے۔ [31]طاہر حداد کو اپنے ان نظریات کی وجہ سے تونس کے معاشرے میں بھر پور مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔ [32]تاہم اس کتاب کی تصنیف نے تونس کے معاشرے میں عائلی قوانین کی تدوین و تشکیل کے لئے ایک راہ فراہم کی۔

تونس کے معاشرے میں عورتوں کی حالت زار کا اندازہ لگاتے ہوئے علماء نے اپنی تقریروں اور تحریروں میں اس کو موضوع بنایا ۔ تونس کے ایک عظیم مورخ احمدبن ابی الضیاف [33]نے رسالة في حقوق المرأة[34]لکھا جو دارصل یورپ کی طرف سے مسلمان عورت کی حالت پر وارد اعتراضات کے جوابات پر مشتمل ہے۔ اسی طرح الشیخ محمد السنوسی[35] عورتوں کے حقوق میں اپنے ایک پیغام میں لکھتے ہیں :[36]

میں عورت کو عقیدت و احترام کا سلام پیش کرتا ہوں ۔ اسلام ہمیں اپنی ماؤں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیتا ہے، اپنی بیویوں اور بیٹیوں کے ساتھ محبت کرنے کا حکم دیتا ہے ۔ ان کے ساتھ رشتے کو جوڑنے کا حکم دیتا ہے اور ہمیں ان کے حقوق ادا کرنے کا حکم دیتا ہے۔ محمد سنوسی نے عورتوں کے لئے مساوی حقوق کی بات کی۔[37]

عائلی قوانین کی تشکیل و تدوین کے لئے تونس کے علماء نے ایک کمیٹی بنائی۔ اس کمیٹی کے سربراہ شیخ الاسلام محمد العزیز جعیط [38]تھے جب 1947ء میں وہ تونس کے وزیر عدل و انصاف مقرر ہوئے تو انہوں نے عائلی قوانین پر مشتمل ایک مجلہ لکھنے کا ارادہ کیا ۔ ان کا خیال تھا کہ ایسا مجلہ تیار کیا جائے جو دور جدید کے ہم آہنگ اور فقہ مالکی و فقہ حنفی کے راجح اقوال پر مشتمل ہو۔ انہوں نے لائحة مجلة الاحکام الشرعیة کے نام سے عائلی قوانین مرتب کیے۔ لیکن استعماری طاقت کی موجودگی میں یہ قوانین نافذ نہ ہوسکے۔[39]

یہ مجلہ 768صفحات پر مشتمل ہے، جس میں 2463 آرٹیکلز ہیں۔ حنفی اور مالکی فقہ سے اخذ شدہ قوانین کو متوازی کالموں میں لکھا گیا ہے۔ اس مجلہ کے 300 صفحات عائلی قوانین پر مشتمل ہے۔ جس میں کل 903دفعات ہیں۔ [40]
مجلہ میں تین کتابیں ہیں ۔ جن کے عنوانات یہ ہیں: 1۔ الاحکام المختصة بالانسان وفیه ابواب ، الباب الاول فی النکاح، 2۔ المیراث 3۔ احکام الحجر و اسباب الحجر ان کتابوں میں پھر ابواب اور فصول ہیں۔ جس کے تحت فقہ مالکی اور فقہ حنفی کے راجح اقوال درج ہیں۔[41]
تونس کے عائلی قوانین کا مجلة الأحوال الشخصیہ کا زیادہ تر حصہ الشیخ جعیط کے مرتب کردہ قوانین سے ماخوذ ہے۔ مثال کے طور پر الشیخ جعیط کے مرتب کردہ لائحة مجلة الاحكام الشرعية کا پہلا مادہ ہے:
الفقه المالكي

كل من الوعد في النكاح والمواعدة به لا يعتبر نكاحا و لا يقضى بالوفاء به فللمخاطب العدول عمن خطبها و للمخطوبة او وليها رد الخاطب و لو بعد قبول المهر كله ا وبعد قبول هدية الخطبة او هدايا المراسم[42]

الفقه الحنفي

الوعد بالنكاح في المستقبل و مجرد قراءة الفاتحة بدون عقد شرعي بايجاب و قبول لا يكون كل منهما نكاحا، و للمخاطب العدول عمن خطبها و للمخطوبة رد الخاطب و لو بعد قبولها او قبول وليها ان كانت قاصرة هدية الخطبة ود فعه المهر كله او بعضه[43]

یہی عبارت تونس کے مجلة الأحوال الشخصیہ کے آرٹیکل نمبر 1 اور 2 میں اسی طرح مذکور ہے:

الفصل الأوّل-**كل**من الوعد بالزواج والمواعدة به لا يعتبر زواجا ولا يقضى به.
الفصل 2 – لكلّ واحد من الخطيبين أن يستردّ الهدايا التي يقدّمها إلى الآخر، ما لم يكن العدول من قبله أو وجد شرط خاص۔[44]

نکاح سے پہلے طرفین کے درمیان کئے گئے وعدے کا اعتبار نہیں ہوگا اور نہ ہی یہ نکاح تصور کیا جائے گا۔ نکاح کا پیغام دینے والے مرد اور عورت دونوں کو پیشگی دیئے گئے تحفے تحائف کے واپس لینے کا اختیار ہے ، جب تک نکاح سے فرار مرد کی طرف سے نہ ہو۔
تونس کے عائلی قوانین کا مجلة الأحوال الشخصیہ کا زیادہ تر حصہ الشیخ جعیط کے اسی مرتب کردہ قوانین سے ماخوذ ہے۔ لیکن مجلة الاحوال الشخصية میں

طلاق اور تعدد ازاوج کے متعلق مادے الشیخ جعیط کے لائحۃ سے نہیں لیے گئے ہیں۔[45]

ابتدائی طور پر وصیت اور ہبہ کے متعلق احکام اس مجلہ کا حصہ نہ تھیں جو بعد میں اس کا حصہ بنیں ۔ اس کی وجہ J. N. D.[46]Andersonیہ بیان کرتے ہیں کہ چونکہ اس مجلہ میں زیادہ تراستفادہ الشیخ جعیط کا مرتب کردہ لائحۃالاحکام الشرعیۃسے کیا گیا ہے اور اس لائحہ میں وصیت کے احکام دوسرے عائلی قوانین کے ساتھ متصلاً بیان نہیں ہوئے تھے بلکہ یہ احکام الگ طور پر دوسری جگہ بیان ہوئے تھے۔ [47]

تونس کے عائلی قوانین ـــــــ تدوین کا طریقہ کار:

تونس کے عائلی قوانین عرب ممالک میں جدید قانون سازی کی طرف ایک پیش رفت تھا۔ نومبر 2006ء میں لائبریری آف کانگریس نے واشنگٹن ڈی سی میں ایک مجلس مباحثہ منعقد کرانے کا اہتمام کیا۔ اس مجلس میں جسٹس Sandra Day O'Connor[48]نے کہا کہ تونس بقیہ مسلم ممالک کے لئے عائلی قوانین کے حوالے سے ایک ماڈل ملک ہے۔[49] تونس کے عائلی قوانین کی تدوین میں درج ذیل اہم باتوں کا لحاظ رکھا گیا ہے۔[50]

1۔کسی متعین مسلک کی عدم تقلید:

تونس کے عائلی قوانین میں کسی ایک متعین مذہب کی تقلید کی قید نہیں ہے۔ بلکہ مذاہب اربعہ کے علاوہ دوسرے فقہاء کے اقوال سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ عائلی قوانین کی تدوین میں تلفیق Patching[51]سے کام لیا گیا۔

پروفیسر John L. Esposito[52] تلفیق کی وضاحت اس طرح کرتے ہیں :

Talfiq is a method by which the views of different schools or jurists are combined to form a single regulation.[53]

تلفیق ایک ایسا طریقہ ہے کہ جس کے ذریعے مختلف مسلکوں یا فقہاء کے اقوال کو اکھٹا کرکے اس سے ایک مرکب ضابطہ بنایا جائے۔

تلفیق کا جواز اور عدم جواز معاصر اہل علم کی بحث کا بہت بڑا موضوع ہے۔ تلفیق کے مانعین اور مجوزین دونوں کے پاس اپنے اپنے دلائل ہیں۔ تلفیق اگر محرمات کو حلال یا حلال کو حرام ٹھہرانے والی ہو تو ایسی تلفیق جائز نہیں ہے[54]۔ اسی طرح وہ تلفیق جو جان بوجھ کر مختلف مسلکوں میں رخصتیں تلاش کرنے کے لئے ہو یا نفس کی خواہش کی بنا پر ہو ، بھی حرام ہے۔ [55]

2۔سدذرائع پر عمل :

تونس کے عائلی قوانین کی تدوین میں سد ذرائع سے بھی کام لیا گیا ہے۔ سد ذرائع سے مراد ایسے امور وسائل کو حرامقرار دینے کا نام ہے جو کسی حرام کام میں پڑ جانے کا سبب بنے۔[56] وہ ذرائع اور وسائل فی نفسہ حرام نہ ہو بلکہ کسی دوسرے حرام کام کا ذریعہ بننے کی وجہ سے حرام قرار دیئے گئے ہوں۔

امام مالکؒ کے نزدیک سد ذرائع ایک مستقل دلیل ہے اور انہوں نے فقہی احکام کے استنباط میں اس سے استفادہ کیا ہے ۔ فقہ مالکی کی کتب میں ذرائع یا سد ذرائع کے تحت مختلف فقہاء نے اس فقہی دلیل کو تفصیل بیان کی ہے۔[57]

3۔ مقاصد شریعت سے استفادہ:

تونس کے عائلی قوانین کی تدوین میں مقاصد شریعت سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔مقاصد شریعت سے مراد وہ اہداف ، أغراض ہیں جو اسلامی شریعت کے جملہ احکام میں بالواسطہ یا بلاواسطہ پیش نظر رہتے ہیں ۔ شریعت کے احکام میں جو مصلحتیں پنہاں ہیں اور جو حکمت پیش نظر ہے ،اس کا مطالعہ مقاصد شریعت کے عنوان کے تحت کیا جاتا ہے ۔[58] محمد طاہر ابن عاشور[59] علم مقاصد شریعت کی تعریف اس طرح کرتے ہیں:

أما علم مقاصد الشريعة فهو عبارة عن الوقوف على المعاني والحكم الملحوظة للشارع في جميع أحوال التشريع أو معظَمِها. وتدخل في ذلك أوصاف الشريعة وغاياتها العامة، والمعاني التي لا يخلو التشريع من ملاحظتها. وكذلك ما يكون من معانٍ من الحكم لم تكن ملحوظة في سائر أنواع الأحكام، ولكنها ملحوظة في أنواع كثيرة منها۔[60]

علم مقاصد شریعت شرعی احکام میں شارع کے ملحوظہ أسباب اور حکمتوں کو جاننے کا نام ہے۔ اس میں شریعت کے اوصاف اور عام فائدے بھی داخل ہیں اور ایسے مقاصد و أسباب بھی جن کو شریعت نے محلوظ رکھا ہے۔اسی طرح وہ معانی جو تمام احکام میں ملحوظ نہ ہو بلکہ اکثر أنواع میں ملحوظ ہو۔

دور حاضر میں بعض اہل علم صرف مقاصد شریعت کو بنیاد بناکر اجتہاد کے قائل بلکہ مصر ہیں ۔ ڈاکٹر محمود احمد غازی[61]نے مقاصد شریعت کو بنیاد بنا کر اجتہاد کرنے کو خطرناک کہا ہے ۔ [62]

تونس کے عائلی قوانین کی تدوین مسلم عرب دنیا میں جدت کے حوالے سے قانون سازی کی واحد اور پہلی مثال تھی۔ اس ضابطے کے تحت ملک میں پہلے سے قائم شرعی عدالتیں ختم کی گئیں اور اس کی جگہ سیکولر عدالتوں نے لی۔[63] یہ مجلہ درج ذیل بارہ کتابوں (حصوں) پر مشتمل ہے ۔

الكتاب الأول: الفصول من 1 إلى 28 في المراكنة
الكتاب الثاني: الفصول من 29 إلى 33 في الطلاق
الكتاب الثالث: الفصول من 34 إلى 36 في العدّة
الكتاب الرابع: الفصول من 37 إلى 53 في النفقة
الكتاب الخامس: الفصول من 54 إلى 67 في الحضانة
الكتاب السادس: الفصول من 68 إلى 76 في النّسب
الكتاب السابع: الفصول من 77 إلى 80 في أحكام اللقيط
الكتاب الثامن: الفصول من 81 إلى 84 في أحكام المفقود
الكتاب التاسع: الفصول من 85 إلى 152 في الميراث
الكتاب العاشر: الفصول من 153 إلى 170 في الحجر والرشد[64]

ابتدائی طور پر وصیت اور ہبہ کے متعلق احکام اس مجلہ کا حصہ نہ تھیں جو بعد میں اس کا حصہ بنیں ۔ اس کی وجہ J. N. D. Anderson[65] یہ بیان کرتے ہیں کہ چونکہ اس مجلہ میں زیادہ تراستفادہ الشیخ جعیط کا مرتب کردہ لائحۃ الاحکام الشرعیۃسے کیا گیا ہے اور اس لائحہ میں وصیت کے احکام دوسرے عائلی قوانین کے ساتھ متصلاً بیان نہیں ہوئے تھے بلکہ یہ احکام الگ طور پر دوسری جگہ بیان ہوئے تھے۔[66]

1958ء کو تونس کے عائلی قوانین میں متبنی[67] بنانے کے احکامات کا اضافہ کیا گیا۔ 1959ء کو وصیت کے متعلق ایک باب کا اضافہ گیا گیا۔[68] 28مئی 1964 کو مجلہ میں بارہویں کتاب جو ہبہ کے متعلق ہے کا اضافہ کیا گیا۔ اس کے بعد یکے بعد دیگرے مجلہ میں ترمیمات کی گئیں-12جولائی 1993ء کو اس مجلہ میں سب سے اہم جنسی مساوات کے حوالے سے ترمیم کی گئی۔ مرد اور عورت دونوں کو یکساں طور پر گھریلو اور خاندانی امور کے علاوہ اولاد پر خرچ کرنے کا ذمہ دار بنایا گیا۔[69]

جس میں مختلف موضوعات کے تحت کل 213 دفعات ہیں۔ جو عربی اور فرانسیسی زبان میں ہے ۔ اس ضابطے کے نفاذ جدت اور اصلاح کی طرف ایک اہم قدم شمار کیا جاتا ہے۔ مغربی دنیا میں یہ ضابطہ اسلام کی ایک نئی اور جدید تشریح سے تعبیر کیا گیا۔[70] مذہبی لوگوں نے ہرچند اس کی مخالفت کی لیکن وہ بے بس تھے کیونکہ ان کے پاس کوئی طاقت نہیں تھی۔[71]

تونس کا ضابطہ برائے عائلی قوانین اسلامی عائلی قوانین میں اہم تبدیلیوں کا مظہر ہے۔ خاص طور پر اس وجہ سے کہ اس میں تعدد ازواج ممنوع قرار دی گئی اور طلاق کا اختیار کو عدالتوں کو دیا گیا ہے ۔طلاق ، خضانت (پرورش) اور نسب جیسے مسائل میں بھی عورتوں کے اختیارات کو وسیع کیا۔ حقوق نسواں نے اسے بہت زیادہ سراہا اور اس کو عملی جامہ پہنانے کا عہد کیا۔ حقوق نسواں کی تنظیموں کی طرف سے عرب دنیا میں تعدد ازواج

کو خواتین کے حقوق کی پامالی کا بہت بڑا سبب سمجھا جاتا ہے۔ عرب دنیا میں تونس وہ واحد اور پہلا ملک ہے جہاں دوسرا نکاح کرنا ایک قانونی جرم ہے۔ مجلۃ الاحوال الشخصیہ کے آرٹیکل نمبر 18 میں اس طرح لکھا ہوا ہے۔

كل من تزوج وهو في حالة الزوجية وقبل فك عصمة الزواج السابق يعاقب بالسجن لمدة عام وبخطية قدرها مائتان وأربعون ألف فرنك أو بإحدى العقوبتين ولو أن الزواج الجديد لم يبرم طبق أحكام القانون[72].

یعنی جس شادی شدہ شخص نے سابقہ نکاح کے ہوتے ہوئے دوسرا نکاح کیا تو اس شخص ایک سال قید کی سزا اور دولاکھ چالیس ہزار فرنک[73] جرمانہ کیا جائےگا چاہے نیا نکاح قانون کے مطابق نہ بھی ہو۔

اسی طرح طلاق کے متعلق مجلہ کے آرٹیکل 30 اور31 میں اس طرح مذکور ہے۔

30-لا يقع الطلاق إلا لدى المحكمة 31۔حكم بالطلاق 1:. بتراضي الزوجين، 2. بناء على طلب أحد الزوجين بسبب ما حصل له من ضرر، 3. بناء على رغبة الزوج إنشاء الطلاق أو مطالبة الزوجة به[74].

عدالت کے رو برو دی گئی طلاق کا اعتبار ہو گا۔ طلاق زوجین کی رضامندی سے واقع ہو گی۔ اگر میاں بیوی میں سے کسی ایک کو نکاح کی وجہ سے نقصان پہنچتا ہو یا میاں بیوی میں سے کوئی ایک طلاق لینے کی خواہش کرے تو عدالت ان صورتوں میں طلاق کی ڈگری جاری کرے گی۔

سنہ 1993ء میں جب اس مجلہ میں ترمیم کی گئی تو اس کے بعد اب تونسی خاتون کو یہ حق حاصل ہوا کہ جس طرح تونسی مرد چاہے جہاں اور جس ملک کے خاتون سے شادی کرکے بچہ جنے تو وہ بچہ تونسی شمار ہوگا توا سی طرح اگر تونسی خاتون جہاں اور جس ملک کے مرد سے نکاح کرے اور بچہ جنے تو وہ بچہ تونسی شمار ہوگا۔ [75]

2008ء کو بچے کے پرورش کرنے والی ماں کی سکونت اور رہائش کے حوالے سے ترمیم کی گئی۔ مجلہ کے آرٹیکل نمبر 56 یوں ہے:

ان مصاريف شؤون المحضون تقام من ماله الخاص والا فمن مال أبيه واذا لم يكن للحاضنة مسكن فعلى الأب إسكانها مع المحضون۔[76]

"محضون (وہ بچہ جو زیر پرورش ہے) کے اخراجات اسکے خاص مال سےادا کئے جائیں ا گر ایسا ممکن نہ ہوتو والد کے مال میں سے ادا کئے جائیں گے۔ اگر حاضنہ (پرورش کرنے والی والدہ) کا گھر نہ ہو تو والد کے ذمہ ہے کہ بچے کے ساتھ اس کیپرورش کرنے والی والدہ کے لئے بھی رہائش کا بندوبست کرے۔"

اس حوالے سے عائلی قوانین میں انتہائی سختی برتی گئی ہے۔ [77]

2017ء حکومت تونس نے جنسی مساوات کے حوالے سے معاصر اسلامی دنیا میں ایک جدید فیصلہ کیا کہ تونس کی خواتین کو اجازت ہے کہ وہ اپنے شریک حیات کے انتخاب میں آزاد ہیں۔ اب تونس کي مسلمان خواتین غیر مسلم سے بھی نکاح کا حق رکھتی ہیں۔ [78]

حاصل بحث:

تونس کے عائلی قوانین پر ایک نظر ڈالنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس مسلم ملک نے فرانس کے تسلط سے آزادی کے بعد جدت کا سفر اس تیزی سے طے کیا کہ صریح ومنصوص اسلامی احکام کا بھی یکسر انکار کیا گیا ہے۔ مجلہ میں اسلامی احکام کی روح کے مقابلے میں ان مغربی مصنفین کی تنقیدوں کا زیادہ خیال رکھا گیا جو وہ اسلامی تعلیمات پر کرتے رہتے ہیں۔
احکام شرعیہ اگر اپنے ثبوت و دلالت میں قطعی ہوں تو ان کا انکار اسلام کی سرحدوں سے تجاوز کرنے لگتا ہے۔ آیت مبارکہ

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاۗءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ [79]

اور جو عورتیں تمھیں پسند ہوں ان سے نکاح کرلیا کرو دو دو تین تین اور چار چار ۔ یہ آیت مبارکہ قرآن کریم کی دیگر آیات کی طرح قطعی ہے اور اس کے الفاظ کی اپنے مدلول پر دلالت بھی قطعی ہے ۔ یہ حکم نہ تو منسوخ ہے اور نہ ہی موؤل نہ کوئی خاص گروہ اسی کا مخاطب ہے ۔ جب تخصیص ، تاویل اور نتسیخ کا سرے سے احتمال ہی نہیں تو اب محض تاریخیت کے ظنی اصول پر جو اسلامی روایت میں کبھی قابل قبول بھی نہیں ہوا ، اس حکم صریح کی مخالفت کا کیا معنی ہے ۔

دوسری طرف صورتحال یہ ہے کہ تونس کی خواتین میں دیگر مسلم ممالک کی خواتین کے برخلاف "ہجرت برائے روزگار" کا رجحان بہت زیادہ ہے اور یہ خواتین خوبرو ہونے کے باعث اکثر اپنی خوبصورتی کا خراج وصول کرتی ہیں۔ پھر اسی طرح مسلمان خاتون کسی غیر مسلم مرد کے نکاح میں نہیں آسکتی بلکہ اگر خاتون نو مسلم ہو توا س کانکاح فوراً فسخ کیا جائے گا۔ جیسے کہ امام بخاری ؒنے حضرت عبداللہ بن عباس ؓکا یہ قول نقل کیا ہے:

إِذَا أَسْلَمَتِ النَّصْرَانِيَّةُ قَبْلَ زَوْجِهَا بِسَاعَةٍ حَرُمَتْ عَلَيْهِ [80]

جب ایک عیسائی عورت اپنے خاوند سے ایک گھنٹہ پہلے اسلام لے آئی تو وہ عورت اس مرد پر حرام ہوگئی۔
چنانچہ یہ ائمہ کا متفق علیہ قول بلکہ اجماع ہے۔ [81]
جدت کی اس اندھی لہر نے سوائے مذہب سے آزادی کے اس ملک کو اور کچھ نہیں دیا جو دیگر گناہوں کی طرح ایک وقتی لذت کی حامل تو ہوتی ہے مگر دنیا و آخرت کے خسران کے سوا کچھ نہیں لاتی۔

حوالہ جات

1- ڈاکٹر گستاؤلی بان (Gustave Le Bon) جو ڈاکٹر لی بان کے نام سے مشہور هیں، ایک فرانسیسی مصنف اور دانشور تھے۔ 1841ءکو فرانس میں پیدا ہوئے ۔ اپنی پہلی کتاب" انسان اور انسانی معاشرتیں ، ان کی ابتدا اور تاریخ "کی تصنیف سے مشہور ہوگئے ۔ آپ نے سوشیالوجی اور سیاسیات پر کئی کتابیں لکھیں ہیں۔ دیکھیے:
Gustave Le Bon Biography - Infos - Art Market
Retrieved March 17, 2018, from http://www.gustave-le-bon.com/

2- لی بان، گستاؤلی، ڈاکٹر، تمدن عرب، مترجم سید علی بلگرامی، الفیصل ناشران و تاجران کتب ،غزنی سٹریٹ اردو بازار ، لاہور، ص:237

3- یہ قانون دو کتابوں (حصوں) پر مشتمل ہے۔ اس میں کل 157 دفعات تھیں۔ پہلی کتاب میں مناکحات کا ذکر ہے ، جس میں چھ ابواب ہیں جو پیغام نکاح، اہلیت نکاح، عقد نکاح، کفو، مہر اور نفقہ کے متعلق ہیں۔ جبکہ دوسری کتاب (حصہ) میں متفرقات کا ذکر ہے ، جو طلاق، تفریق اور عدت کے متعلق ہے۔یہ قانون اگرچہ صرف نکاح اور طلاق کے احکام پر مبنی تھا اور دوسرے عائلی قوانین کا ذکر اس میں موجود نہیں تھا, لیکن مسلم ممالک میں عائلی قوانین کی تدوین کی طرف ایک ابتدائی قدم تھا۔ دیکھیے:عبدالرحمان الصابونی، الدکتور، نظام الاسرة و حل مشکلاتها فی ضوء الاسلام، دارالفکر، بیروت، 2001م، ص:30

4- تشوار حميدو زكية،الدكتورة،مصلحة المحضون في ضوء الفقه والقوانين الوضعية: دراسة نظرية وتطبيقية مقارنة، دارالمنهل، 2008، ص:15

5 تورس : مع أئمة السنّة : المذهب الحنفي بتونس
Retrieved March 17, 2018, from
https://www.turess.com/alchourouk/565396

6- فقہ مالکی کو بلاد مغرب میں کیوں پذیرائی حاصل ہوئی ۔ اس کی کئی وجوہات بیان کی جاتی ہے لیکن بہتر توجیہ یہ ہے کہ چونکہ بلاد مغرب میں فقہ مالکی کے علماء پہنچے اور پھر ان کے تلامذہ کی وجہ سے فقہ مالکی وہاں پھیل گئی۔ یحی بن یحی اور سحنون بن سعید جیسے کبار مالکی علماء یہاں قاضی رہے ۔ دیکھیے:
الإمام مالك - انتشار المذهب المالكي
Retrieved March 17, 2018, from http://www.ibnamin.com/malik.htm

7 .Tahir Mahmood, Personal law in Islamic country, Academy of Law and Religion, New Delhi, 1987, P- 151

8- M. M. Charrad کا پورا نام Mounira M. Charrad ہے ۔ ٹیکساس یونیورسٹی میں ایسوسی ایٹ پروفیسر ہیں۔ وہ انعام یافتہ خاتون مصنفہ ہیں۔ ہارورڈ یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی۔ ان کی مشہور کتاب States and Women's rightsہے۔ دیکھیے:
Mounira M. Charrad - UT College of Liberal Arts: - The University ofTexasRetrieved March 17, 2018, from
https://liberalarts.utexas.edu/sociology/faculty/charradm

9 M. M. Charrad, Policy Shifts: State, Islam, andGender in Tunisia, 1930s-1990s
Social Politics Summer 1997, Oxford University Press, 1997, P- 289

10- مدرسۃ الخلدونیہ تونس کے دارالخلافہ تیونس میں واقع هے ۔ اس کي بنیاد تونسي نوجوان بشیر صفر نے 1896ء میں رکھی۔ اس مدرسے کے قیام کا مقصد تونس کے نوجوانوں کو جدید تعلیم سے آراستہ کرنا تھا۔ اس کو فرانس کے ریذیڈنٹ جنرل کا تعاون حاصل تھا۔ اسی طرح اس مدرسہ کے قیام کے وقت ایک تنظیم بھی جمعية الخلدونيه کے نام سے بنائی گئی۔ دیکھیے:
عامر علی الغرابی،الإمام عبدالحميد بن باديس ومنهجه في الدعوة من خلال اثاره في التفسير والحديث - الرسالة العلمية، المملكة العربية السعودية ، جامعة ام القري كلية الدعوة واصول الدين، مكة المكرمة، 1409ه، ص:59

-11 مدرسۃ الصادقیہ کی بنیاد تونس کے وزیر خیرالدین نے 1873ء میں رکھی۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ تونس کے نوجوان دینی علوم کے ساتھ ساتھ عصری علوم کو بھی حاصل کرے ۔ دیکھیے:احمد بن عبدالسلام، المدرسة الصادقية والصادقيون ، المجمع التونسي للعلوم والاداب والفنون، بيت الحكمة ،تونس، 1994م

-12 محمد الازهر الغربي، تونس رغم الاستعمار، دار المنهل ،الاردن، 2103م ، ص:113

13 Arnold H. Green,The Tunisian Ulama 1873-1915: Social Structure and Response to Ideological Currents, E. J. Brill, Leiden, 1978, P-168

-14 الشباب التونسی کے سرکردہ رکن علی باش حمبہ تھے ۔ علی باش ایک وکیل تھے۔باش نے ترکی ہجرت کی اور 1918ء میں وہیں وفات پاگئے۔ دیکھیے:یوسف بن عبد الرحمن المرعشلي ،نثر الجواهر والدرر في علماء القرن الرابع عشر، وبذيله: عقد الجوهر في علماء الربع الأول من القرن الخامس عشر، دار المعرفة ، بيروت،2006م، ص:737/1

15 محمود شاکراسماعیل احمد یاغی الدکتور، تاريخ العالم الاسلامی الحديث والمعاصر قارة افريقيه،دارالمريخ للنشر، الرياض، 1993م،ص:104/2

-16 جمال الدین افغانی (1838ء-1897ء) افغانستان میں پیدا ہوئے ۔ وحدت عالم سلام کے داعی تھے۔ آپ نے اسلامی ممالک کو مغربی اقتدار سے آزاد کرنے کی کوششیں کیں۔ اس مقصد کے لئے انہوں نے ہندوستان، مصر اور ترکی کا سفر کیا۔ پیرس سے العروۃ الوثقی کے نام سے عربی زبان میں ایک رسالہ جاری کیا۔ علامہ اقبال نے ان کی مساعی ونظریات کی بڑی تعریف کی ہے۔ دور جدید میں ان کی شخصیت متنازعہ قرار دی جارہی ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھیے :

اقبال ریویو، جمال الدین افغانی نمبر۔ - اردو کی برقی کتابیں,
Retrieved December 2, 2017, from
http://kitaben.urdulibrary.org/Pages/Afghani.html
جمال الدین افغانی-تصویرکادوسرارخAl Waqia Magazine Retrieved December 2, 2017, from
https://alwaqiamagzine.wordpress.com/2014/02/16/sayyid-jamal-ad-din-al-afghani-the-another-face/

-17 شیخ محمد عبدہ (1849ء-1905ء) مصر کے عالم دین اور فقیہ تھے۔ مصر کے جامعہ ازھر سے فراغت کے بعد وہاں مدرس مقرر ہوئے ۔ اس کے بعد مصر کي جديد تعليم کي درسگاہ جامعہ قاہرہ میں استاد مقرر ہوئے۔ وحدت عالم اسلامی کے حامی تھے۔ جمال الدین افغانی کے افکار سے متاثر تھے۔ 1882ء میں مصر سے جلاوطن کیے گئے۔ تصانیف میں رسالۃ التوحید اور تفسیر المنار مشہور ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھیے:

'Abduh, Muhammad (1849-1905) - Islamic Philosophy Online
Retrieved December 2, 2017, from
http://www.muslimphilosophy.com/ip/rep/H049

-18 شکیب ارسلان (1869ء- 1946ء) لبنان کے رہنے والے تھے۔ آپ شاعر اور ادیب تھے۔ امیرالبیان کے لقب سے مشہور ہیں۔ آپ کو عربی ، ترکی، فرانسیسی ، اور جرمن زبان پر دسترس حاصل تھا۔ وحدت عالم اسلام کے داعی تھے۔ آپ کی تصانیف میں لماذا تأخر المسلمون وتقدم غيرهم اور عروۃ الاتحاد مشہور ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھیے:

العمامة - أمير البيان شكيب أرسلان في بلادنا
Retrieved December 2, 2017, from
http://www.al-amama.com/index.php?option=com_content&task=view&id=968

-19 بشیر صفر(1865ء- 1917ء) تونس کے عظیم مصلحین میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ ابوالنھضۃ التونسیۃ کے لقب سے مشہور ہیں۔ تونس کے اصلاحی اخبار الحاضرۃ میں لکھتے تھے۔ تفصیل کے لئے دیکھیے:محمد صالح الهرماسي، تونس : عروبة متجذرة

و دور متجدد، دار المنهل، اردن، 2102ء، ص:40؛ محمد الازهر الغربي، تونس رغم الاستعمار، دارالمنهل ،الاردن، 2103م ، ص:134

20 ثروت صولت، تونس ــسیاسیزندگیاورقومپرستیکادور،مجلہفکرونظر،جلد 2 نمبر 12،سال 1965ء،ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام اباد، ص:755-758

21- 25 جولائی 1957ء کو ملک کا نام جمہوریہ تونس رکھا گیا۔ دیکھیے:مجلة الأحوال الشخصية،ص:2

22- محمد الامین باشا بای(1881م-1962م) الامین بای کے نام سے بھی مشہور تھے۔ تونس میں حسینی خاندان(قائم شدہ 1705م) کے آخری حکمران تھے۔ آپ الحبیب باشا کے بیٹے تھے۔ 1943م کو تونس کے بادشاہ مقرر ہوئے اور 1957م بادشاہت سے معزول ہوگئے ۔ آپ کی آخری زندگی مصائب سے بھری پڑی ہیں۔ دیکھیے :
محمد الأمين باي آخر بايات تونس - أرشيف مصر Retrieved March 20, 2018, from http://www.archivegypt.com/محمد-الأمين-باي-آخر-بايات-تونس

23 احمد المستیری 1923ء کو تونس میں پیدا ہوئے ۔ اپ وکالت کے پیشے سے وابستہ تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ سیاست میں بھی حصہ لیتے تھے۔ آپ تونس کے شہر المنستیر کے رہنے والے ہیں اسلئے اس کی نسبت سے آپ کو المنستیر ی کہتے ہیں۔ 1950ء میں تونس کے دستور پارٹی کے رکن بن گئے ۔ 14 اپریل 1956ء کو تونس کے وزیر عدل وانصاف مقرر ہوئے ۔ آپ کے چچا نے جب اپ کو اس عہدے پر فائز ہونے پر ملامت کیا تو اس نے جواب دیا کہ میں نے الشیخ جعیط کے مرتب کردہ لائحہ الاحکام الشرعیۃ کو نافذ کر نے کے لئے یہ عہدہ قبول کیا ۔ دیکھیے :
40% من التونسيين يفضلون المستيري لرئاسة الحكومة - العربية.نت ...
Retrieved March 19, 2018, from
https://www.alarabiya.net/ar/north-africa/tunisia/2013/11/21/40-من-التونسيون-يفضلون-المستيري-لرئاسة-الحكومة.html

24 [PDF]مجلة الأحوال الشخصية
Retrieved March 19, 2018, from
http://www.e-justice.tn/fileadmin/fichiers_site_arabe/codes_juridiques/ code_statut_personel_ar_1_12_2009.pdf

25- ساسی بن حلیمة ، قانون مدني، قانون الأحوال الشخصية: محاضرات في القانون المدني، جامعة تونس المنار، كلية الحقوق والعلوم السياسية بتونس، ص:6

26- پروفیسرایملگرامیAmel Grami یونیورسٹی آف منوبہ تونس میں پروفیسر ہیں۔ وہ عرب ممالک میں جنسی مساوات ،عورتوں کے خلاف تشدد میں دلچسپی رکھتی ہے۔ انہوں نے عرب ممالک میں حقوق نسواں کی ترقی کے حوالے سے کئی آرٹیکلز لکھے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ عورتوں کے متعلق اسلام میں سختی حضرت عمرؓ کی ایجاد اور وضع ہے۔اسلامی قانون کے حوالے سے ان کی گفتگو خاصی متنازع ہے۔دیکھیے :
University of Manouba Tunisia - Euro-Mediterranean Women's
Retrieved March 18, 2018, from
https://www.euromedwomen.foundation/pg/en/profile/amelgrami;
Amel Grami - ثوابت الاسلام والدستور : امال قرامي --YouTube
Retrieved March 18, 2018, from
https://www.youtube.com/watch?v=7QGWchCzpyM

27 Amel Grami (2008) Gender Equality in Tunisia, British Journal of Middle Eastern Studies. 35:3.P-349

28 نصوص مهداة إلى النساء الاتحاديات. الحداد: ليس لي أن أقول بتعدد الزوجات .
Retrieved November 27, 2017, from
https://www.goud.ma/56608-نصوص-مهداة-إلى-النساء-الاتحاديات-الحد

29 الزواج والطلاق والحجاب من وجهة نظر رواد التنوير الاسلامي في القرن العشرين .
Retrieved November 27, 2017, from

https://www.altaghyeer.info/2014/08/04/الزواج-والطلاق-والحجاب-من-وجهة-نظر-روا

30 طاهر حداد - المعرفة
Retrieved November 27, 2017, from
https://marefa.org/طاهر_حداد

31 الطاهر الحداد: علم من أعلام الدفاع عن حقوق المرأة في تونس | أصوات وآراء
Retrieved November 27, 2017, from
http://blogs.worldbank.org/arabvoices/ar/tahar-haddad-towering-figure-womens-rights-tunisia

32- تونس کے اسلامی معاشرے میں ان کے نظریات کو ابتدا میں کفر والحاد سے تعبیر کیا گیا۔ جامعہ زیتونہ کے ایک سکالر شیخ محمد صالح بن مراد نے اس کتاب کے جواب میں الحداد علی امرۃ الحداد نامی کتاب لکھی۔ اس کتاب میں اس نے طاہر حداد کی تصنیف کو امت مسلمہ کے لئے باعث عار قرار دیا۔ اسی طرح الشیخ عمر البری نے سیف الحق علی من لا یری الحق نامی کتاب لکھی۔ تفصیل کے لئے دیکھیے:
طاهر حداد - المعرفة Retrieved November 27, 2017, from
https://marefa.org/طاهر_حداد

33- احمد بن ابی الضیاف (1802م-1874م) تونس کے ایک مورخ اور سیاسی شخصیت تھے۔ تونس کے وزیر خیرالدین کے معاون تھے۔ انہوں نے تونس کی سیاسی اصلاحات کے لئے کوششیں کیں۔ ان کے اساتذہ میں محمد بن الخوجہ، محمد الابی اور محمد المناعی مشہور ہیں۔ تاریخ میں ان کی کتاب اتحاف أهل الزمان بأخبار ملوك تونس وعهد الأمان 8 جلدوں میں الدار العربیة تونس سے شائع ہوئیں۔ دیکھیے:الصادق الزمرلي، اعلام تونسيون،دار الغرب الاسلامي، بيروت، لبنان، الطبعة الاولي 1988،ص:71- 75؛
ابن أبي الضياف استثمر قربه من الحكام لتدوين الوقائع . "إتحاف أهل الزمان
Retrieved March 19, 2018, from
http://daharchives.alhayat.com/issue_archive/Hayat%20INT/1999/3/1/ابن-أبي-الضياف-استثمر-قربه-من-الحكام-لتدوين-الوقائع-إتحاف-أهل-الزمان-مرجع-أساسي-لفهم-تاريخ-تونس.html

34- یہ رسالہ المصنف الشنوقی کی تحقیق کے ساتھ 1968ء میں شائع ہوئی۔ دیکھیے:محمد محفوظ (المتوفى: 1408 هـ)،تراجم المؤلفين التونسيين،دار الغرب الإسلامي، بيروت – لبنان،الطبعة: الثانية، 1994 م،ص:268/3

35 الشیخ محمد السنوسی (1851م -1900م) تونس کے ایک عظیم عالم اور مصلح تھے۔ جامعہ الزیتونہ سے سبق پڑھا۔ 1870سے 1887تک الجامع الاعظم میں مدرس رہے۔ جامعہ زیتونہ کے اکثر مدرسین اور شیوخ آپ کے شاگرد تھے۔ اسی طرح تونس کی عدالتوں کے اکثر قضاۃ آپ کے شاگرد تھے۔ ان کے چند تالیفات کے نام یہ ہیں:مجمع الدواوین التونسیة، الرحلة الحجازیة، الاستطلاعات الباریسیة، مسامرة الظریف بحسن التعریف۔دیکھیے:
الشروق - اعلام الاصلاح:الشيخ محمد السنوسي1851م 1900 م
Retrieved March 19, 2018, from
http://www.alchourouk.com/118662/693/1/-اعلام-الاصلاح:الشيخ-محمد-السنوسي---1851م--1900م--.html

36- محمد السنوسی کی اس رسالے کا عنوان تفتیق الأکمام عن حقوق المرأۃ فی الإسلام ہے۔ یہ بیغام فرانسیسی زبان میں ان کے بیٹے محی الدین اور بھانجے عبدالقادر القبائلی نے کیا ہے۔ دیکھیے :تراجم المؤلفین التونسیین،ص:79/3

37 مجلة الأحوال الشخصية: حداثة، مساواة، شراكة
Retrieved March 19, 2018, from
http://www.csp.tn/ar/index.php?id=1114؛

38- شیخ محمد العزیز جعیط کا پورانام الشیخ جعیط عبدالعزیز تھا۔ 1886ء میں تونس میں پیدا ہوئے أیك علمي گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ جامعہ الزیتونہ سے پڑھا اور فراغت کے بعد وہیں تدریس شروع کی۔ 1919ء میں بطور مالکی مفتی تقرری ہوئی۔

1945ء میں شیخ الإسلام للمذہب المالکی کا لقب پایا۔ 1947ء میں وزیر عدل وانصاف بن گئے - 1950ء میں اس سے مستعفی ہوگئے - 1960ء میں وفات پاگئے - آپ کے فتاوی جات زیادہ تر تیسیر اور مصلحت عامہ پر مبنی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے فتاوی جات کافی متنازعہ ہیں۔ دیکھیے :
شيخ الإسلام محمد العزيز جعيط | موقع الإسلام في تونس
Retrieved March 18, 2018, from
http://islamentunisie.com/?p=2450

39 الهمّ "النسوي" في الفكر الإصلاحي التونسي (الجزء الثاني) - الحوار نت
Retrieved March 18, 2018, from
http://www.alhiwar.net/ShowNews.php?Tnd=23696

40J. N. D. Anderson, The Tunisian Law of Personal Status, Source: The International and Comparative Law Quarterly, Vol. 7, No. 2 (Apr., 1958), p-264, (Available online at: http://www.jstor.org/stable/755498 Accessed: 20-03-2018 04:35 UTC)

-41 اس کا ایک نسخہ مطبعۃ الارادۃ تونس سے شائع ہوا ہے۔ اس حصے میں صرف عائلی قوانین کا ذکر ہے - جبکہ پورا مجلہ شائع نہیں ہوا ہے -البتہ حکومت کی تحویل میں موجود ہے۔ اس حصے کی پی ڈی ایف کاپی اس لنک پر موجود ہے :
جعيط - لائحة مجلة الأحكام الشرعية_ قسم أحكام الأحوال الشخصية_ الشيخ .
Retrieved March 18, 2018, from :http://www.abdelmagidzarrouki.com/2013-05-06-14-45-36/viewdownload/329-/66766-

42 الصاوي المالكي، أبو العباس أحمد بن محمد الخلوتي ،بلغة السالك لأقرب المسالك المعروف بحاشية الصاوي على الشرح الصغير دار المعارف،مصر، ص:348/2

43 ابن عابدين، محمد أمين بن عمر بن عبد العزيز عابدين الدمشقي الحنفي، رد المحتار على الدر المختار،دار الفكر-بيروت،الطبعة: الثانية، 1412هـ - 1992م،ص:153/3

44 [PDF]مجلةالأحوالالشخصية
Retrieved March 19, 2018, from
http://www.e-justice.tn/fileadmin/fichiers_site_arabe/codes_juridiques/code_ statut_personel_ar_1_12_2009.pdf

-45 الشیخ محمد جعیط کے مرتب کردہ لائحۃ الاحکام الشرعیۃ میں تعدد ازواج کی ممانعت کا ذکر نہیں۔ اسی طرح طلاق کے بارے بھی یہ مذکور نہیں ہے کہ قاضی کی موجودگی میں شوہر طلاق دے گا۔ دیکھیے:جعیط - لائحۃ مجلۃ الأحکام الشرعیۃ، مطبعۃ الارادۃ تونس

-46 J. N. D. Anderson (1908-1994) کا پورا نام Sir James Norman Dalrymple Anderson تھا -عیسائی مشنری اور ایک ذہین ایجنٹ تھے - مختلف اسلامی حکومتوں کے مشیر رہے۔ برطانیہ میں لارنس کالج اور کیمبرج یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد 1932ء میں مصر چلے گئے اور بطور مشنری وہاں 8 سال گزارے - جس کے دوران عربی زبان سیکھی۔ اسلامی قانون پر ان کی کتاب Islamic Law in the Modern World مشہور ہے۔ دیکھیے :
Norman Anderson and the Christian Mission to Modernise Islam ..
Retrieved March 21, 2018, from
https://www.hurstpublishers.com/book/norman-anderson-christian-mission-modernise-islam/

47 J. N. D. Anderson, The Tunisian Law of Personal Status, P-266

-48 جسٹس Sandra Day O'Connor 1930ء کو ٹیکساس میں پیدا ہوئی۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں سپریم کورٹ کے ایسوسی ایٹ جج رہ چکی ہے۔ 24سال سروس کے بعد 2006میں سپریم کورٹ سے ریٹائرڈ ہوگئی۔ امریکہ کی تاریخ میں اس عہدے پر کام کرنے والی اولین خاتون شمار ہوتی ہے۔ دیکھیے:

Sandra Day O'Connor Biography - Biography
Retrieved March 23, 2018, from
https://www.biography.com/people/sandra-day-oconnor-9426834
49 Mounira M. Charrad , FAMILY LAW REFORMS IN THE ARAB WORLD:
TUNISIA and MOROCCO, Report for theUnited NationsDepartment of Economic and Social Affairs (UNDESA)Division for Social Policy and DevelopmentExpert Group Meeting, New York, 15 – 17 May 2012,P-2
50... وكالة أخبار المرأة: الهمّ "النسوي" في الفكر الإصلاحي التونسي ---- (القرن
Retrieved March 25, 2018, from
http://wonews.net/ar/index.php?ajax=preview&id=1433

51- تلفیق Patchingکا لغوی معنی کپڑے کے ایک ٹکڑے کو دوسرے کے ساتھ سی دینا۔ عرب لفقت الثوب اس وقت بولتے ہیں جب کوئی کپڑے کے ایک ٹکڑے دوسرے ٹکڑے کے ساتھ دی دے۔ دیکھیے:ابن الهمام، كمال الدين محمد بن عبد الواحد, فتح القدير،دار الفكر،بيروت، ص:135/6؛ لسان العرب،،ص:330/10

52- پروفیسر JOHN L. ESPOSITOجارج ٹاون یونیورسٹی میں شہزادہ ولید بن طلال سنٹر میں مذہب، بین الاقوامی تعلقات، اور اسلامیات کے استاد ہیں۔ 45سے زیادہ کتابوں کے مصنف ہیں۔ ان کے چند تصانیف کے نام یہ ہیں: The Future of Islam,Who Speaks for Islam? What Everyone Needs to Know about Islam, تفصیل کے لئے دیکھیے:
John L. Esposito
Retrieved March 24, 2018, from
https://www.sfcg.org/wp-content/uploads/bios/esposito.html

53John L. Espositoand Natana J. DeLong-Bas، Women in Muslim Family Law, Syracuse University Press, Syracuse, New York, 2001, P-67

54-عبدالباسط خان، ڈاکٹر، جدیدفقہیمسائلاورفقہائےپاکوہندکےاجتہادات، شیخ زاید اسلامک سنٹر،پنجاب یونیورسٹی لاہور،ص:23

55- الغزالي، أبو حامد محمد بن محمد الطوسي ،المستصفى،تحقيق: محمد عبد السلام عبد الشافي، دار الكتب العلمية،الطبعة: الأولى، 1413هـ - 1993م،ص:374/1

56-القرافي، أبو العباس شهاب الدين أحمد بن إدريس بن عبد الرحمن المالكي ،شرح تنقيح الفصول،المحقق: طه عبد الرؤوف سعد،شركة الطباعة الفنية المتحدة،الطبعة: الأولى، 1393 هـ - 1973 م،ص:448/1

57- حاتم باى، الدكتور، الأصول الاجتهادية التي يبني عليها المذهب المالكي، الوعي الإسلامي، كويت، 2011،ص: 416

58- محمود احمد غازی ، ڈاکٹر، محاضرات فقہ،ساتواں خطبہ ، مقاصد شریعت اور اجتہاد، الفیصل ناشران و تاجران کتب ، اردو بازار لاہور، ص:295

59- طاہر حداد(1899م-1935م) کا پورا نام طاہر بن علی بن بلقاسم الحداد تھا۔ تونس کے دارالخلافہ تیونس میں پید ا ہوئے۔ قران کریم حفظ کرنے کے بعد جامع الزیتونہ میں داخلہ لیا لیکن وہاں پڑھائی مکمل نہ کرسکا۔ مدرسہ سے نکلنے کے بعد مختلف اخبارات کے لئے لکھتے رہے۔ اپنے متنازعہ اراء کی بنا پر جب 1935ء میں وفات پاگئے تو ان کے جنازہ میں سوائے دوستوں اور رشتہ داروں کے کسی نے شرکت نہیں کی۔ دیکھیے:

الطاهر الحداد.. المسيرة والأثر - الجزيرة.نت
Retrieved April 1, 2018, from
http://www.aljazeera.net/news/cultureandart/2015/12/14/الطاهر-الحداد-المسيرة-والأثر

60- محمد الطاهر بن محمد بن محمد الطاهر بن عاشور التونسي، مقاصد الشريعة الإسلامية،المحقق: محمد الحبيب ابن الخوجة،وزارة الأوقاف والشؤون الإسلامية، قطر،1425 هـ - 2004 م، ص:21/2

61- ڈاکٹر محمود احمد غازی 18 ستمبر 1950ء کو پیدا ہوئے - آپ نے سب سے پہلے قرآن حفظ کیا اس کے بعد والد صاحب سے تھوڑی فارسی پڑھی۔ کراچی کے بڑے تعلیمی ادارے جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن میں بھی کچھ عرصے زیر تعلیم رہے۔وہاں سے والد حافظ محمد احمد صاحب کے ساتھ اسلام آباد منتقل ہو گئے -1972ء میں جامعہ پنجاب سے ماسٹر کیا،اور پھر اسی یونیورسٹی سے آپ نے پی ایچ ڈی کی سند حاصل کی۔ آپ وفاقی وزیر مذہبی امور۔ صدر بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی ،اسلام آباد۔ ڈائریکٹر جنرل شریعہ اکیڈمی ،بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آبادکے عہدوں پر فائز رہے۔ڈاکٹر صاحب کا سلسلہ محاضرات بڑا مقبول ہوا۔ جس کی چھ جلدیں اہل علم کو متاثر کرچکی ہیں۔ ان میں سے ہر جلد 12 خطبوں پر مشتمل ہے، جن کے موضوعات یہ ہیں: قرآن ،حدیث، سیرت، فقہ، شریعت، معیشت وتجارت، ڈاکٹر محمود احمد غازی کا 26 ستمبر 2010ء کو انتقال ہوا۔ دیکھیے:

ماہنامہ الشریعہ ، گوجرانوالہ، جلد 22، شمارہ نمبر 2،1 ، جنوری /فروری، 2011، خصوصی اشاعت بیاد ڈاکٹر محمود احمد غازی، ص: 18-25

62-محمود احمد غازی، ڈاکٹر، خطباتِ کراچی ، زوار اکیڈمی پبلی کیشنز، کراچی, اے-17/4، ناظم آباد نمبر4، کراچی،ص:121

63 Tyler Dickovick, Africa 2012, G - Reference,Information and Interdisciplinary Subjects Series, World Today Series. Africa, Rowman & Littlefield, 2012, P-63;A Guide to the Tunisian Legal System - GlobaLex,
Retrieved November 20, 2017, from
http://www.nyulawglobal.org/globalex/Tunisia.html

64. الهمّ "النسوي" في الفكر الإصلاحي التونسي (الجزء الثاني) - الحوار نت
Retrieved March 21, 2018, from
http://www.alhiwar.net/ShowNews.php?Tnd=23696

65- Sir James Norman کا پورا نام (1994-1908)J. N. D. Anderson Dalrymple Anderson تھا -عیسائی مشنری اور ایک ذہین ایجنٹ تھے - مختلف اسلامی حکومتوں کے مشیر رہے۔ برطانیہ میں لارنس کالج اور کیمبرج یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد 1932ء میں مصر چلے گئے اور بطور مشنری

وہاں 8 سال گزارے - جس کے دوران عربی زبان سیکھی۔ اسلامی قانون پر ان کی
کتاب Islamic Law in the Modern World مشہور ہے۔ دیکھیے:
Norman Anderson and the Christian Mission to Modernise Islam .. Retrieved March 21, 2018, from https://www.hurstpublishers.com/book/norman-anderson-christian-mission-modernise-islam/

66- J. N. D. Anderson, The Tunisian Law of Personal Status, P-266

67- متنبی کا مطب ہےکسی دوسرے شخص کی اولاد کو اپنی اولا د بنانا جس کو عرف عام میں لے پالک کہتے ہیں۔ یہ رواج دور جاہلیت میں بعثت نبوی سے قبل تھا، جو شخص اپنے بچے کے علاوہ کسی کو منہ بولا بیٹا بناتا تو اسے اپنی جانب منسوب کرتا، اسے وراثت میں حصہ دیتا، اور اپنی بیوی اور بیٹیوں سے خلوت کی اجازت دیتا، اور باپ پر اپنے لے پالک کی بیوی حرام ہوتی۔ خلاصہ کلام یہ کہ لے پالک اولاد تمام معاملات میں حقیقی اولاد کی طرح سمجھی جاتی تھی،اسلام نے اس رسم کا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خاتمہ کردیا - دیکھیے: الأحزاب 33: 5؛محمد الطاهر بن محمد بن محمد الطاهر بن عاشور التونسي، التحرير والتنوير «تحرير المعنى السديد ، الدار التونسية للنشر – تونس،1984 هـ،ص:263/21، 263

68- قانون مدني، قانون الأحوال الشخصية: محاضرات في القانون المدني،ص:8

69 - تطورات مجلة الأحوال الشخصية Avocat Tunisie, Avocat en Tunisie Retrieved March 21, 2018, from http://maitreimennasri.over-blog.com/article-61092977.html

70. Fatima Sadiqi, Moha Ennaji, Women in the Middle East and North Africa: Agents of Change, Routledge, 2013, P-108; Kathryn M. Yount, Hoda Rashad, Family in the Middle East: Ideational Change in Egypt, Iran and Tunisia, Routledge, 2008, P-120

71 Zahia Smail Salhi, Gender and Diversity in the Middle East and North Africa, Routledge, 2013, P- 59

72 مجلة الأحوال الشخصية | بوابة-التشريع.تونس
Retrieved November 20, 2017, from
http://www.legislation.tn/affich-code/Code-du-statut-personnel95

73- فرنک فرانس کی کرنسی ہے دولاکھ چالیس ہزار فرنک 43104 یوایس ڈالر کے برابر ہے۔ دیکھیے:
FRF | French Franc | OANDA, Retrieved November 20, 2017, from https://www.oanda.com/currency/iso-currency-codes/FRF

74 مجلة الأحوال الشخصية | بوابة-التشريع.تونس
Retrieved November 20, 2017, from
http://www.legislation.tn/affich-code/Code-du-statut-personnel__95

75 The International Bank for Reconstruction and Development / The World Bank 1818 H Street NW Washington DC 20433 ,world development report 2012: Gender Equality and Development, P-353

76- المجلة الأحوال الشخصية، الكتاب الخامس، الفصل 56، ص:13(مجله آن لائن کاپی کے لئے دیکھیے):

مجلةالأحوالالشخصية[PDF]

Retrieved March 19, 2018, from

http://www.e-justice.tn/fileadmin/fichiers_site_arabe/codes_juridiques/code_ statut_personel_ar_1_12_2009.pdf

77مجلة الأحوال الشخصية | بوابة-التشريع.تونس

Retrieved March 21, 2018, from

http://www.legislation.tn/affich-code/Code-du-statut-personnel_95

78. تونس تلغي قانونا يحظر زواج المسلمة بغير المسلم - الجزيرة.نت

Retrieved April 8, 2018, from

http://www.aljazeera.net/news/arabic/2017/9/14/تونس-تلغي-قانونا-يحظر-زواج-المسلمة-بغير-المسلم

79- النساء 4: 3

80- البخارى ، محمد بن اسماعيل، الجامع الصحيح ، كتاب النكاح، باب بَابُ إِذَا أَسْلَمَتِ المُشْرِكَةُ أَوِ النَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الذِّمِّيِّ أَوِ الحَرْبِيِّ، دارطوق النجاة، 1422ھ، ص:49/7

81- جدیدفقہی مسائل اورفقہائےپاکوہندکےاجتہادات،ص: 288